احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 23 جنوری 2003ء

جمعرات 23 جنوری 2003ء، 19 ذیقعدہ 1423 ہجری-23 صلح 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 20

فصیل کے نیچے

حضرت ابوایوب انصاریؓ اسّی برس کی عمر میں اس فوج میں شامل تھے جس نے قسطنطنیہ پر حملہ کیا حالت جنگ میں بیمار ہو کر شہادت پائی اور وصیت کی کہ میری نعش کو دشمن کی سرزمین میں جہاں تک ممکن ہو لے جا کر دفن کرنا- چنانچہ انہیں قسطنطنیہ کی دیواروں کے نیچے دفن کیا گیا اور ان کا مزار آج بھی وہاں مرجع خلائق ہے- (طبقات ابن سعد جلد3 ص485)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

ہماری جماعت کو ایسا ہونا چاہئے کہ نری لفاظی پر نہ رہے بلکہ بیعت کے سچے منشا کو پورا کرنے والی ہو- اندرونی تبدیلی کرنی چاہئے- صرف مسائل سے تم خدا تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتے- اگر اندرونی تبدیلی نہیں تو تم میں اور تمہارے غیر میں کچھ فرق نہیں- اگر تم میں مکر، فریب، کسل اور سستی پائی جائے تو تم دوسروں سے پہلے ہلاک کئے جاؤ گے- ہر ایک کو چاہئیے کہ اپنے بوجھ کو اٹھائے اور اپنے وعدے کو پورا کرے- عمر کا اعتبار نہیں دیکھو مولوی عبدالکریم صاحب فوت ہو گئے- ہر جمعہ میں ہم کوئی نہ کوئی جنازہ پڑھتے ہیں- جو کچھ کرنا ہے اب کرلو- جب موت کا وقت آتا ہے تو پھر تاخیر نہیں ہوتی- جو شخص قبل از وقت نیکی کرتا ہے امید ہے کہ وہ پاک ہو جائے- اپنے نفس کی تبدیلی کے واسطے سعی کرو- نماز میں دعائیں مانگو- صدقات خیرات سے اور دوسرے ہر طرح کے حیلہ سے والذین جاھدوا فینا میں شامل ہو جاؤ- جس طرح بیمار طبیب کے پاس جاتا- دوائی کھاتا، مسہل لیتا، خون نکلواتا، ٹکور کرواتا اور شفا حاصل کرنے کے واسطے ہر طرح کی تدبیر کرتا ہے- اسی طرح اپنی روحانی بیماریوں کو دور کرنے کے واسطے ہر طرح کی کوشش کرو- صرف زبان سے نہیں بلکہ مجاہدہ کے جس قدر طریق خدا تعالیٰ نے فرمائے ہیں وہ سب بجالاؤ- صدقہ خیرات کرو- جنگلوں میں جا کر دعائیں کرو- سفر کی ضرورت ہو تو وہ بھی کرو- بعض آدمی پیسے لے کر بچوں کو دیتے پھرتے ہیں کہ شاید اسی طرح کشوف باطن ہو جائے- جب باطن پر قفل ہو جائے تو پھر کوئی فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا- اللہ تعالیٰ حیلے کرنے والے کو پسند کرتا ہے- جب انسان تمام حیلوں کو بجالاتا ہے تو کوئی نہ کوئی نشانہ بھی ہو جاتا ہے-

(ملفوظات جلد چہارم ص 506)

تائیدات الٰہیہ

تبلیغ کے میدان میں صحابہؓ کے توکل علی اللہ کے نتیجہ میں تائیدات الٰہیہ کا ایک واقعہ ہدیہ قارئین ہے جس کی وجہ سے ہزاروں لوگوں کو ہدایت ملی-

حضرت عقبہ بن نافع فہریؓ کو حضرت امیر معاویہ نے افریقہ کا عامل مقرر فرمایا- آپ نے افریقہ کے اکثر حصہ کو فتح کر لیا- لیکن مسلمانوں کے لئے کوئی مستقل چھاؤنی نہ تھی- جس کی وجہ سے دشمن اکثر سخت نقصان پہنچاتے- ان حالات کو دیکھتے ہوئے حضرت عقبہؓ نے ارادہ فرمایا کہ مناسب جگہ پر چھاؤنی بنا دی جائے تا کہ وہاں عساکر اسلامی ہمہ وقت موجود رہیں- اس غرض کے لئے جس جگہ کو پسند کیا گیا وہاں دلدل، گنجان جنگل اور گھنے درخت تھے- اور وہ جنگل ہر قسم کے موذی درندوں اور جانوروں کا مسکن تھا- ایسی سرزمین میں جو خطرے ہو سکتے ہیں لوگوں نے وہ پیش کئے تو حضرت عقبہؓ نے ان مصلحتوں کا اظہار فرمایا جو اس جگہ کو منتخب کرنے میں پیش نظر تھیں- اس لشکر میں اٹھارہ صحابیؓ تھے- حضرت عقبہؓ امیر لشکر ان سب کو میدان میں لے گئے اور حشرات وسباع کو مخاطب کر کے فرمایا-

اے درندو! اے موذی جانورو! ہم اصحاب رسولؐ یہاں آباد ہونا چاہتے ہیں- اس لئے تم سب یہاں سے نکل جاؤ- اس کے بعد ہم جس کو یہاں دیکھیں گے اسے قتل کر دیں گے-

نہ جانے اس آواز میں کیا جادو تھا- کیا تاثیر اور سحر تھا- کہ دیکھتے ہی دیکھتے ان درندوں نے جنگل خالی کر دیا- یہ ایک عجیب ہیبت ناک اور تعجب انگیز منظر تھا- جو اس سے قبل کبھی سنا یا دیکھا نہ گیا- قوم بربر جو اس ملک کے اصل باشندے تھے اس منظر کا کھلی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے تھے ان کے لئے ناممکن تھا کہ اسلام کی صداقت کی ایسی واضح اور بین دلیل دیکھتے اور باطل پر قائم رہتے- چنانچہ دیکھتے ہی دیکھتے ہزاروں بربر مسلمان ہو گئے-

(مدلل ومکمل اشاعت اسلام ص106 تا 108)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے ہر شر سے بچائے-

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1960ء ②

21 تا 23 اکتوبر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا 19 واں سالانہ اجتماع۔ 136 مجالس کے 1376 خدام کی شرکت۔

21 تا 23 اکتوبر لجنہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

27 اکتوبر ہالینڈ میں مذاہب عالم کانفرنس میں احمدی مربی کا لیکچر ہوا۔

28 تا 30 اکتوبر انصار اللہ مرکزیہ کا چھٹا سالانہ اجتماع۔ 136 مجالس کے 853 ارکان، 314 نمائندگان اور 575 زائرین کی شرکت۔

6 نومبر حضرت خواجہ محمد دین صاحب بٹ رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1906ء)

6 نومبر اڑیسہ بھارت میں صدر آل انڈیا کانگرس مسٹر سنجیوا ریڈی اور صوبائی وزیر اعلیٰ کو احمدیہ لٹریچر کا تحفہ۔

30 نومبر تفسیر کبیر سورۃ نمل تا عنکبوت کی اشاعت۔

نومبر مجلس ربوہ کے زیر انتظام پہلا فضل عمر اوپن بیڈمنٹن ٹورنامنٹ منعقد ہوا۔

2 دسمبر احمدیہ مشن ٹوگو کا قیام مرزا لطف الرحمان صاحب کے ذریعہ ہوا۔

3 دسمبر حضرت بابا صدر الدین صاحب درویش رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔

6 دسمبر حبشہ کے شہنشاہ ہیل سلاسی کو لائبیریا میں قرآن کریم کا تحفہ دیا گیا۔

8 دسمبر محترم مولانا محمد اسماعیل صاحب منیر دعوت الی اللہ کے لئے ماریشس پہنچے۔

16 تا 18 دسمبر جلسہ سالانہ قادیان حاضری 1200 تھی۔

25،26 دسمبر جماعت نائیجیریا کا جلسہ سالانہ

26 دسمبر مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام 50 زبانوں میں تقاریر کا جلسہ منعقد ہوا۔

26 تا 28 دسمبر جماعت کا 69 واں مرکزی جلسہ سالانہ۔ حاضری 75 ہزار تھی۔ حضور نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ اور آپ کا اختتامی خطاب حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھ کر سنایا۔

27 دسمبر مشرقی افریقہ کی 18 ویں احمدیہ کانفرنس۔ ککیو زبان کے بعد دو مزید زبانوں میں ترجمہ قرآن کی تکمیل۔

27 دسمبر چیف جسٹس بھارت کو تاراپور میں احمدیہ لٹریچر کا تحفہ۔

31 دسمبر حضرت سید دلاور شاہ صاحب بخاری رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1907ء)

دسمبر تفسیر القرآن انگریزی جلد دوم (مریم تا جاثیہ) شائع ہوئی۔

دسمبر جامعہ نصرت ربوہ میں ڈگری کلاسز کا اجراء

متفرق

—— فیجئین زبان میں قرآن کے ترجمہ کا آغاز

—— اکرا گھانا میں مشن ہاؤس کی نئی عمارت کی تعمیر

—— امریکہ کے صدر آئزن ہاور، والی اردن شاہ حسین صدر آسٹریلیا اور وزیر اعظم کانگو کو قرآن کریم کا تحفہ دیا گیا۔

—— امسال شاسی سیر صاحب مشہور محقق نے احمدیت قبول کی۔ یہ ترکی کے پہلے احمدی ہیں۔

—— فجی میں احمدیہ مشن کا قیام

—— بورنیو میں پاکستانی باشندوں کو منظم کرنے کے لئے پاکستانی ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں لایا گیا۔

—— برٹش گی آنا میں احمدیہ مشن کا قیام۔ پہلے مربی بشیر احمد صاحب آرچرڈ تھے۔

غزل

روح کے جھروکوں سے اذن خود نمائی دے
مجھ کو بھی تماشا کر۔ آپ بھی دکھائی دے

اشک ہوں تو گرتے ہی ٹوٹ کر بکھر جاؤں
شور میرے گرنے کا دور تک سنائی دے

تو نے درد دل دے کر میری سرفرازی کی
اب اے درد کے داتا درد سے رہائی دے

لخت لخت ہو کر میں منتشر نہ ہو جاؤں
ایک ذات کے مالک ذات کی اکائی دے

پور پور تنہائی۔ انگ انگ سناٹا
جس طرف نظر اٹھے۔ آئینہ دکھائی دے

بولنے کی ہمت دے بے صدا مکانوں کو
اب تو بے زبانوں کو اذن لب کشائی دے

یا نہ کھٹکھٹانے دے اور کوئی دروازہ
یا نہ ہم فقیروں کو کاسۂ گدائی دے

اپنی بے نگاہی پر عرق عرق ہوں مضطر
روح بھی ہے شرمندہ جسم بھی دہائی دے

چوہدری محمد علی

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

سارا گھر غارت ہوتا ہے ہونے دو مگر نماز کو ضائع مت کرو

مختلف رکاوٹوں کے باوجود جماعت احمدیہ میں قیام نماز کے دلکش نظارے

نمازیں قربانی مانگتی ہیں اور احمدی یہ قربانی دیتے ہیں اور دیتے رہیں گے

عبدالسمیع خان ایڈیٹر الفضل

قسط دوم

کاروبار اور ملازمت

کاروبار، ملازمت، روزی اور دنیاوی فرائض نماز کی راہ میں ایک بہت بڑی روک ہیں مگر اللہ والے تو ان کو خاطر میں نہیں لاتے۔

☆حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی دفتری اوقات میں نماز کیلئے جاتے تھے۔ ہندو اور سکھ کلرکوں نے اس کی شکایت کر دی۔ بڑے افسر نے بلا کر سمجھایا مگر آپ نے فرمایا میں نماز ضرور پڑھوں گا اور اگر آپ کو یہ بات ناگوار ہے تو میں ملازمت سے استعفیٰ دیتا ہوں چنانچہ آپ نے اس نوکری سے استعفیٰ دے دیا۔
(رفقائے احمد جلد 3 ص 68)

☆محترم چوہدری رشید احمد صاحب جو سالہا سال حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کی اراضی کے منیجر رہے حضرت نواب صاحب کے بارے میں سناتے ہیں:-

ابتداء میں جب آپ نے سندھ میں اراضی حاصل کی تو میرے بھائی محمد اکرم صاحب اور میں آپ کے ساتھ بنگلہ یوسف ڈھری نزد محمود آباد فارم میں مقیم تھے۔ ہندو ایس ڈی او (S.D.O) وہاں آیا ہوا تھا اور اراضی کے تعلق میں نواب صاحب اس کے محتاج تھے لیکن نواب صاحب وقت پر ادائیگی نماز کے پابند تھے۔ عین اس وقت جب کہ ضروری گفتگو ہو رہی تھی ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا اور آپ کے ارشاد پر نداء دی گئی اور آپ اٹھ کر نماز کے لئے چلے آئے۔
(رفقاء احمد جلد 12 بار اول 1965ء صفحہ 172)

☆حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کو ایک دفعہ ملکہ میری نے ونڈسر کے محل میں مدعو کیا۔ گفتگو جاری تھی کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا۔ قاعدہ کے مطابق جب تک ملکہ ملاقات ختم نہ کرے اس وقت تک ملاقاتی اشارۃً بھی ملاقات کے اختتام کی کوشش نہیں کر سکتا تھا۔ مگر چوہدری صاحب نماز ضائع نہیں کرنا چاہتے تھے۔ اسی سوچ میں آپ کے چہرے پر فکر کے آثار نمودار ہو گئے۔ ملکہ نے سمجھ لیا کہ کوئی بوجھ والی بات ہے۔ اس نے پوچھا تو آپ نے بتایا کہ میری نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ اس پر ملکہ اٹھ کھڑی ہوئی اور ہدایت کی کہ چوہدری صاحب کی نمازوں کے اوقات نوٹ کر لئے جائیں اور اگر دوران ملاقات نماز کا وقت آ جائے تو فوراً بتا دیا جائے۔
(خالد دسمبر 85ء ص 89)

☆سویڈن کے ایک نو احمدی محمود ارکسن کو جب ضروری فوجی تعلیم کے لئے فوج میں داخل ہونا پڑا تو انہوں نے براہ راست بادشاہ سے نماز کو صحیح اوقات پر ادا کرنے کے لئے رخصت کی درخواست کی جسے منظور کر لیا گیا۔ یہ سویڈن کی تاریخ میں اپنی نوعیت کا پہلا موقع تھا۔ (تاریخ احمدیت جلد 18 ص 485)

☆مکرم غلام احمد چشتی صاحب معلم وقف جدید وقف سے پہلے فوج میں تھے۔ دوسری جنگ عظیم میں شرکت کی۔ جنگ کے اختتام پر آپ کو فارغ کر دیا گیا اور ان کے افسر نے لکھا کہ اس نوجوان کے دماغ میں کوئی عارضہ ہے جس کی وجہ سے یہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر عبادت کرتا ہے اور روتا ہے۔
(الفضل ربوہ 30 ستمبر 2000ء ص 7)

☆حضرت شیخ محمد شفیع صاحب بھیرہ کے رہنے والے اور محکمہ نہر میں ضلعدار تھے۔ ایک دن مہتمم نہر نے جو ہندو تھا آپ کو کسی کام کے لئے بلا بھیجا۔ جمعہ کی نماز کا وقت تھا آپ نے جواب بھجوایا کہ میں نماز کے وقت میں نہیں آ سکتا۔

مہتمم نے سپرنٹنڈنٹ انجینئر سے شکایت کر دی کہ حکم عدولی کا مرتکب ہوا ہے۔ آپ نے جواب میں فرمایا کہ نماز جمعہ کا وقت تھا اور اس اہم مذہبی فریضہ کے رہ جانے کا اندیشہ تھا۔

یہ جواب اس شان اور توکل سے دیا گیا کہ افسر نے اس ہندو سے باز پرس کی اور نماز جمعہ کیلئے (—) ملازمین کی خاطر ایک گھنٹہ کی مستقل رخصت محکمہ سے منظور کرا دی۔
(بھیرہ کی تاریخ احمدیت ص 89 فضل الرحمان بسمل 1972ء)

☆حضرت خواجہ محمد دین صاحب بٹ ولد حسن محمد صاحب بٹ بہت نیک، متقی اور پرہیزگار بزرگ تھے۔ قادیان میں سبزی کی دوکان تھی۔ یہ ایک ایسا کاروبار ہے جس کا پھیلاؤ زیادہ ہونے کی وجہ سے دکان بار بار بند نہیں کی جا سکتی۔ مگر حضرت خواجہ صاحب دکان کھلی چھوڑ کر نماز باجماعت کے لئے بیت الذکر چلے جاتے تھے۔ (تاریخ احمدیت لاہور صفحہ 361)

☆مکرم شیخ خورشید احمد صاحب بیان کرتے ہیں کہ خدا بخش صاحب درویش قادیان کے ریلوے سٹیشن کے قلی تھے۔ ان کے دو ہی شوق تھے ایک یہ کہ نماز باجماعت ادا کرنی ہے اور حتی الوسع یہ نماز بیت مبارک قادیان میں ادا کرنی ہے جو ریلوے سٹیشن سے کافی دور تھی۔ مجھے علم نہیں کہ ان کے پاس کوئی گھڑی تھی یا نہیں مگر نمازوں کے اوقات کا انہیں علم تھا۔ جب نماز کا وقت قریب ہوتا تو وہ کسی سواری کا سامان نہیں اٹھاتے تھے اور بھاگم بھاگ بیت الذکر کا رخ کرتے۔

دوسرا شوق انہیں یہ تھا کہ بیت مبارک میں اس مقام پر کھڑے ہو کر نفل ادا کرنے ہیں جہاں حضرت مسیح موعود کھڑے ہو کر نماز ادا کیا کرتے تھے۔ اگر وہ جگہ خالی نہ ہوتی تو نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد وہ پچھلی صف میں بیٹھ کر انتظار کرتے اور جونہی وہ جگہ خالی ہوتی تو فوراً وہاں چلے جاتے اور عین اسی جگہ کھڑے ہو کر سنتیں اور نفل ادا کرتے جہاں حضرت مسیح موعود نماز ادا کیا کرتے تھے۔ بس یہی دو شوق ان کے تھے جسے وہ حتی الامکان پورا کرنے کی کوشش کرتے تھے۔ برصغیر کی تقسیم کے بعد انہوں نے درویشان قادیان میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی۔
(الفضل انٹرنیشنل 17 اگست 2001ء)

☆مکرم عبدالحلیم سحر صاحب بیان کرتے ہیں:-

ابا جی اور تایا جان (قریشی عبدالغنی صاحب مرحوم قریشی فضل حق صاحب مرحوم) دونوں گولبازار میں اکٹھی دوکان کرتے تھے۔ یہ دونوں بھائی نمازوں کے اوقات کی سختی سے پابندی کرتے تھے۔

ایک دن نماز عصر میں تقریباً چار یا پانچ منٹ باقی تھے دوکان پر سودا خریدنے تین چار خواتین آئیں ابا جی دوکان بند کرنے کی تیاری کر رہے تھے انہوں نے خواتین سے کہا کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے اب سودا نماز کے بعد ملے گا۔ خواتین نے کہا کہ قریشی صاحب ابھی دے دیں ہم انتظار نہیں کر سکتیں ابا جی نے کہا کہ نہیں پہلے نماز پھر کاروبار۔ عورتوں نے کہا کہ قریشی صاحب 50,40 روپے کا سامان خریدنا ہے۔ (اس وقت اتنے روپوں کی بہت اہمیت تھی) خواتین نے کہا کہ سامان ہمیں دے دیں ورنہ ہم کسی اور سے خرید لیں گی آپ نے (ابا جی) کہا کہ کسی اور سے خرید لیں بہت اچھا ہے۔ میں نے ابا جی سے کہا کہ ابھی پانچ منٹ ہیں سودا دے دیں انہوں نے کہا کہ رازق اللہ ہے اس کی عبادت پہلے کاروبار بعد میں غرض دوکان بند کی اور بیت میں چلے گئے چہرے پر اطمینان اور بے غرضی تھی۔ جب نماز کے بعد دوکان کھولی تو دو یا تین منٹ بعد ایک گاہک آیا اور 460 روپے کا سودا خریدا اور چلا گیا۔ ابا جان نے مجھے مخاطب ہو کر کہا کہ بیٹا دیکھا میرے خدا نے مجھے کئی گنا زیادہ عطا کر دیا ہے یہ حیران کن واقعہ تھا کیونکہ اس زمانے میں دوکان کی کل سیل 400 یا 500 روپے دن میں ہوتی تھی یہ تھے وہ خدا کے پیارے بندے جو صرف اور صرف اس پر توکل کرتے اور عبادت کے وقت خواہ کتنا نقصان ہو جائے بیت کی طرف دوڑتے تھے خاکسار کا ایمان اور توکل اس واقعہ کے بعد اور مضبوط ہو گیا۔ (الفضل 6 دسمبر 99ء)

☆گیمبیا کے ایک مخلص احمدی غوث کجیرا صاحب نمازیں بیت الذکر میں آ کر باجماعت ادا کرتے تھے حالانکہ دھان کے کھیت میں جہاں وہ کام کرتے تھے بیت الذکر سے دو میل سے زائد فاصلہ پر دریا کے دوسرے کنارے پر واقع تھا۔

انہیں اکثر بخار رہتا تھا جو بگڑتے بگڑتے میعادی شکل اختیار کر گیا وہ باوجود طبیعت ناساز ہونے کے باقاعدگی سے مغرب عشاء اور فجر کی نمازیں بیت الذکر میں آ کر ادا کرتے۔
(روزنامہ الفضل ربوہ 12 دسمبر 97ء)

☆حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 1988ء میں تحریک فرمائی کہ یورپ کے احمدی نماز جمعہ پڑھنے کا اہتمام کریں اور اگر ان کے مالکان اور اداروں کے سربراہان جمعہ پڑھنے کے لئے وقت نہ دیں تو احمدی ایسی نوکریاں چھوڑ دیں۔

حضور کے ارشاد پر احمدیوں نے والہانہ انداز سے لبیک کہا۔ کئی ایک نے نوکریوں سے استعفے دے دیئے اکثر کو خدا نے پہلے سے بہتر روزگار عطا کیا۔ مگر بعضوں کو شدید مشکلات سے بھی گزرنا پڑا۔ جس کا وہ دیوانہ وار مقابلہ کرتے رہے۔

سفر

سفر تو عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔ اپنے ماحول، حالات اور سہولتوں سے دور مسافر اکثر حالتوں میں بے یارومددگار ہوتا ہے اسی لئے تو اسے قبولیت دعا کی

بشارت دی گئی ہے مگر ان مسافروں کے کیا کہنے جو فرائض تو ادا کرتے ہی ہیں نوافل کی عادت پر آنچ نہیں آنے دیتے۔

☆حضرت حاجی غلام احمد صاحب کے متعلق میاں عطاء اللہ صاحب بیان کرتے ہیں مرحوم باقاعدگی سے نماز تہجد پڑھتے تھے۔ شاید ہی کبھی نماز قضا ہوتی ہو۔ ایک دفعہ مرحوم موضع سلوہ میں دعوت الی اللہ کے لئے گئے اور اس عاجز کو بھی ساتھ لے گئے رات کو دو بجے تک گفتگو ہوتی رہی۔ ہم بستروں پر کوئی اڑھائی بجے لیٹے۔ کوئی تین سوا تین بجے کروٹ بدلتے وقت میری آنکھ کھلی تو دیکھا کہ حاجی صاحب تہجد پڑھ رہے تھے۔ پھر صبح کی نماز کے لئے بھی مرحوم سب سے پہلے جاگنے والوں میں سے تھے۔ نیز ضحیٰ اور اشراق کے نوافل بھی باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔

(رفقاء احمد جلد 10 ص 125)

☆حضرت نواب عبداللہ خان صاحب کے متعلق آپ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں:-

ایک دفعہ سفر کراچی میں آپ کے ہمراہ تھا ان دنوں یہ سفر دو راتوں اور ایک دن میں طے ہوتا تھا۔ رات کو آپ نے مجھے نچلے برتھ پر سلا دیا اور خود اوپر والے برتھ پر سوئے رات کے آخری حصہ میں مجھے ایک مخصوص آواز نے جگا دیا میں نے اوپر کی طرف جھانکا تو آپ کو حسب معمول اپنے رب کے حضور نماز تہجد میں گریہ وزاری میں مصروف پایا۔ (الفضل 25 جنوری 1984ء)

☆پاکستان کے مشہور ادیب نقاد اور مورخ رئیس احمد جعفری حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے متعلق لکھتے ہیں:-

چوہدری صاحب اس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں جسے عام طور پر کافر بلکہ گمراہ کہا جاتا ہے۔ لیکن یہ گمراہ اور کافر شخص بغیر شرمائے ہوئے داڑھی رکھتا ہے۔ اور اقوام متحدہ کے جلسوں میں علی الاعلان نماز پڑھتا ہے۔ جھمپیر کا قیامت خیز ریلوے حادثہ جب رونما ہوا تو یہ شخص اپنے سیلون میں فجر کی نماز پڑھ رہا تھا۔

(ماہنامہ خالد ربوہ دسمبر 85ء ص 13)

☆چوہدری صاحب کی پابندیٔ نماز کی گواہی سردار دیوان سنگھ مفتون ایڈیٹر ریاست نے بھی دی وہ لکھتے ہیں آپ (دینی) شعار کے سختی سے پابند ہیں کبھی بھی نماز کو قضا نہیں ہونے دیتے۔ اور آپ کی کوٹھی پر جب بھی نماز ہو تو نماز پڑھانے کے فرائض آپ کے ایک باورچی ادا کرتے ہیں یعنی اپنے باورچی کی امامت میں نماز پڑھتے ہیں۔

(اخبار ریاست دہلی 28 مئی 56 بحوالہ رفقاء احمد جلد 11 ص 191)

☆حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کے متعلق ایک مربی صاحب بیان کرتے ہیں:-

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب باقاعدگی سے نماز تہجد ادا فرماتے تھے جو ہم نوجوانوں کے لئے اس سلسلہ میں بہترین نمونہ تھے۔ جب میں لائل پور میں مربی سلسلہ تھا تو آپ میرے پاس بھی تشریف لایا کرتے تھے۔ ایک رات ہم آدھی رات سے بھی زائد عرصہ تک باتیں کرتے رہے۔ پھر ہم سو گئے۔ میں نے دل میں گمان کیا کہ آج مولانا صاحب نماز تہجد کے لئے نہیں اٹھ سکیں گے۔ مگر جب تہجد کے وقت میری آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ آپ بڑی رقت سے نماز تہجد ادا کر رہے ہیں۔

(ابوالعطاء جالندھری مولفہ محمد افضل ظفر صاحب ص 247)

☆مکرم محمد جلال شمس صاحب مربی سلسلہ محترم مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب کے متعلق لکھتے ہیں:-

حضرت مولوی صاحب تہجد گزار تھے۔ سفر ہو یا حضر میں نے کبھی بھی آپ کو ناغہ کرتے نہیں دیکھا۔ رات کے وقت جلدی سونے کے عادی تھے۔ بعض اوقات جماعتی مصروفیات یا میٹنگز وغیرہ کی وجہ سے رات کو دیر تک جاگنا پڑتا۔ پھر بھی کوشش کرتے کہ فارغ ہوتے ہی سونے کے لئے چلے جائیں تا کہ اگلے دن تہجد کے لئے بیدار ہو سکیں۔

(ہفت روزہ بدر قادیان 10 مئی 2001ء)

☆محترم قریشی نور الحق تنویر صاحب اعلیٰ تعلیم کے لئے مصر گئے وہاں بھی نماز تہجد کا التزام رکھا۔ ان کی اہلیہ بیان کرتی ہیں کہ قاہرہ میں اپنے چھ سالہ قیام کے دوران ایک روز بھی ڈائری لکھنے کا ناغہ نہ کیا اور تقریباً ہر روز کی ڈائری کا آغاز ان الفاظ سے ہوتا کہ الحمد للہ آج بروقت تہجد کے وقت آنکھ کھل گئی۔

(الفضل 21 جون 2001ء)

دوری اور موسم کی شدت

بیت الذکر سے فاصلہ، دوری خصوصاً جب کہ موسم بھی شدید گرم یا سرد ہو نماز کی راہ میں ایک بڑی مشکل پیدا کرتا ہے مگر سچا عشق تو اسی وقت پرکھا جاتا ہے۔

☆حضرت مولانا شیر علی صاحب کے نماز پڑھنے کی عجیب شان تھی نماز میں اس طرح کھڑے ہوتے کہ دنیا و مافیہا سے بے خبر ہو جاتے حتی الامکان بیت مبارک میں نماز ادا کرنے کی کوشش کرتے مغرب کی نماز بیت المبارک میں پڑھ کر آتے کھانا کھاتے وضو کرتے اور پھر نماز کے لئے چلے جاتے اس معمول میں گرمی سردی بارش بادل آندھی بیماری کوئی چیز حائل نہ ہو سکتی تھی۔ گھنٹوں خدا کے حضور خشوع وخضوع سے کھڑے رہتے وضو اتنے اطمینان اور توجہ سے کرتے کہ دوسرے آدمی اس دوران دس دفعہ وضو کر کے فارغ ہو جائیں۔

(سیرت شیر علی ص 80-81 از ملک نذیر احمد صاحب ربوہ 1955ء)

☆مکرم شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی حضرت مولانا شیر علی صاحب کے بارہ میں لکھتے ہیں:-

"ایک دفعہ مجھے مولوی شیر علی صاحب کی رفاقت میں نماز کے لئے بیت مبارک میں جانے کا موقع ملا۔ جب ہم وہاں پہنچے تو نماز ختم ہو چکی تھی۔ چنانچہ آپ مجھے اپنے ہمراہ لئے بیت اقصیٰ تشریف لے گئے لیکن وہاں بھی اتفاق سے نماز ختم ہو چکی تھی۔ اب حضرت مولوی صاحب مجھے ساتھ لے کر بیت فضل (جو ارائیاں محلہ میں تھی) کی طرف چل پڑے۔ وہاں پہنچے تو نماز کھڑی تھی۔ چنانچہ ہم نے نماز باجماعت ادا کی۔ اس طرح مجھے حضرت مولوی صاحب کی نماز باجماعت ادا کرنے کے شوق سے روحانی طور پر ایک خاص لذت محسوس ہوئی اور یہ سبق بھی کہ حتی الامکان نماز باجماعت ادا کی جائے" (سیرت حضرت مولانا شیر علی ص 263)

☆حضرت چوہدری امین اللہ خان صاحب رفیق حضرت مسیح موعود رات کو قادیان میں اپنے محلہ کی بیت الذکر میں بعد نماز عشاء تراویح ادا کرتے۔ اور سحری سے پہلے نماز تہجد کے لئے بیت مبارک پیدل چل کر جاتے اور پھر گھر پہنچ کر روزہ رکھتے۔

(روزنامہ الفضل 12 دسمبر 2002ء ص 3)

☆حضرت میاں امام دین صاحب پٹواری اور ان کی بیوی دونوں کا طریق تھا کہ جمعہ کی خاطر بلا ناغہ قلعہ درشن سنگھ ضلع گورداسپور سے قادیان پہنچتے جو بٹالہ سے چار میل آگے ہے۔ جمعہ کو صبح پیدل چل کر قادیان آتے اور جمعہ کے بعد پیدل واپس جاتے سخت سردی اور گرمی کی کوئی پرواہ نہ کرتے۔ قادیان ہجرت کر کے آنے تک دونوں کا یہی طریق رہا۔

(رفقاء احمد جلد اول ص 103)

☆حضرت منشی زین العابدین صاحب جمعہ اور عیدین قادیان میں ادا کرتے تھے۔ سردی ہو گرمی ہو بارش یا آندھی آپ کے اس معمول میں کوئی فرق نہیں آتا تھا۔ (رفقاء احمد جلد 13 ص 102)

☆حضرت شیخ برکت علی صاحب اور ان کی اہلیہ حضرت اللہ رکھی صاحبہ بالعموم اپنے گاؤں تواں چند سے آ کر جمعہ کی نماز قادیان پڑھتے تھے۔

(رفقاء احمد جلد 13 ص 91)

☆حضرت منشی محمد اسماعیل صاحب کے متعلق حضرت ملک غلام فرید صاحب گواہی دیتے ہیں:-

میں اپنے کئی سالوں کے مشاہدہ کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ حضرت منشی صاحب تہجد کی نماز ایسی ہی باقاعدگی سے ادا کرتے تھے جیسی دوسری پانچ نمازیں، موسم کی کوئی حالت، ان کی بیماری کوئی چیز ان کی تہجد کی نماز میں رکاوٹ پیدا نہیں کر سکتی تھی ایسے بہت ہی کم لوگ ہوں گے جنہوں نے سالہا سال تک بغیر کسی ناغہ کے نماز تہجد پڑھی ہو۔ حضرت منشی صاحب ان چند لوگوں میں سے تھے۔ (رفقاء احمد جلد اول ص 201)

☆حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب پانچوں نمازیں بیت مبارک قادیان میں ادا فرماتے تھے۔ بارش ہو یا آندھی ہو اندھیری رات ہو یا سخت دھوپ، جلسہ ہو یا جلوس، مشاعرہ ہو یا مناظرہ، عام تعطیل ہو یا خاص، آپ نماز کھڑی ہونے سے پہلے اپنے مقررہ وقت پر اپنی مقررہ جگہ پر موجود ہوتے تھے۔

آپ کی نمازوں میں جو خشوع وخضوع ہوتا تھا اسے وہی لوگ اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں جو اس کوچہ یار ازل سے کچھ آشنائی رکھتے ہیں۔

(رفقاء احمد جلد 5 حصہ سوم ص 175)

مکرم ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب قلعہ کالروالہ صوم وصلوٰۃ اور نماز تہجد کے پابند تھے جب بجلی نہیں ہوتی تھی تو آدھی رات کے بعد بیت الذکر میں آتے جہاں کنواں تھا۔ پانی کنوئیں سے نکال کر لوٹیاں بھر دیتے اور پھر نماز تہجد ادا کرتے تھے۔

(الفضل 2 دسمبر 2002ء ص 6)

☆حضرت چوہدری محمد حسین صاحب (والد ڈاکٹر عبدالسلام صاحب) نے خود بھی تاریکیوں میں عبادت کا چراغ روشن کیا اور اپنی اولاد کی بھی یہی تربیت فرمائی۔ چنانچہ جس زمانہ میں آپ ملتان میں قیام پذیر تھے۔ جماعت احمدیہ کی سخت مخالفت تھی اور دشمن جماعت کی بیت الذکر کو چھین لینا چاہتے تھے۔

ایسے نازک وقت میں جب کہ کئی لوگ گھبرا جاتے ہیں حضرت چوہدری صاحب ایک نڈر پہلوان کی طرح اپنے چھوٹے چھوٹے بچوں کو ایک میل کی مسافت طے کروا کر بلا خوف وخطر تنگ گلیوں سے گزر کر اسی بیت الذکر میں نماز کے لئے آتے تھے اور خصوصیت سے عشاء اور فجر کی نمازیں ادا کرتے تھے گویا اپنی اور اپنی اولاد کی قربانی نماز کی خاطر روزانہ اپنے مولیٰ کے حضور پیش کر دیتے تھے۔

آپ ملتان کی جھلسا دینے والی گرمی میں روزہ رکھ کر دو اڑھائی میل سائیکل چلا کر نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے جایا کرتے تھے۔ اور واپسی پر گرمی اور پیاس کی وجہ سے حالت غیر ہوتی تھی۔

(سوانح محمد حسین ص 240 و 247 از شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی محمد احمد اکیڈمی لاہور 1974ء)

☆محترم ماسٹر نذیر احمد صاحب بھیو شہید سخت گرمی میں بھی تراویح کی نماز ادا کرنے کے لئے گھر سے بیت الذکر تک جو کافی فاصلہ پر تھی پیدل جایا کرتے تھے۔ (الفضل 17 اکتوبر 98ء)

☆سیرالیون کے ایک احمدی الحاج پاسعید ونگورا نماز باجماعت کے علاوہ تہجد گزاری میں بھی ایک نمونہ تھے۔ باوجود گھر دور ہونے کے صبح کی نماز سے پہلے بیت الذکر سب سے پہلے پہنچ کر نماز کیلئے ایسی بلند اور سریلی ندا بلند کرتے کہ سارا علاقہ گونج اٹھتا تھا۔ اور ان کا نام بلال احمدیت مشہور ہو گیا تھا۔ (یادیں ص 515)

☆حافظ قدرت اللہ صاحب سابق انچارج ہالینڈ مشن تحریر فرماتے ہیں:-

"ہمارے نوجوانوں میں بعض نہایت اخلاص کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں جماعتی کاموں میں نہایت شوق سے حصہ لیتے ہیں اور اپنا بہت سا وقت اس کے لئے قربان کرتے ہیں۔ بعض دوستوں کے گھر ہیگ سے خاصے فاصلے پر ہیں مگر اس کے باوجود بیت الذکر میں التزام سے آتے ہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد 12 ص 214)

بقیہ صفحہ 5

پھر بھی بے قرار تھا کہ کسی طرح اخبار کا مطالعہ کروں۔ ویسے تو امی جان درود شریف، استغفار، سورہ اخلاص اس کے علاوہ مختلف دعائیں کثرت سے پڑھتی تھیں۔

ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

فوزیہ حکیم بٹ صاحبہ

حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب ابن حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی کی بیٹی

مکرمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر کرامت اللہ صاحب مرحوم

محترمہ خالہ جی زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ ماسٹر کرامت اللہ صاحب (مرحوم) 26 جنوری بروز ہفتہ 2002ء کو وفات پا گئیں۔

نماز جنازہ 4 بجے بعد از دوپہر خالہ جی کے نواسے مکرم راجہ برہان احمد طالع صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ تدفین احمدیہ قبرستان جہلم میں ہوئی۔

آپ کی عمر 75 اور 80 برس کے درمیان تھی۔ کچھ عرصہ بیمار ہوئیں لیکن بیماری کو نہایت صبر و استقامت اور خاموشی سے برداشت کیا۔

حضرت مسیح موعود اور ان کے خاندان سے دلی محبت اور عقیدت رکھتی تھیں۔ جھوٹ سے ان کو سخت نفرت تھی۔ نماز پنجوقتہ، تہجد گزار، ہر دم ذکر الٰہی میں لگی رہتیں۔ نہایت مخلص سادہ اور خوش اخلاق تھیں۔

لہجے میں انتہائی درجہ کا ٹھہراؤ تھا۔ جب کسی سے ملتیں تو بہت خندہ پیشانی اور انس سے ملتیں۔ قرآن کریم اور حدیث نبویؐ کے حوالے دے کر ہمیں سمجھاتی تھیں۔ جماعت کی ہر تحریک میں حصہ لیتیں۔ مہمان نواز بہت تھیں۔ دوسروں کی خدمت کروانے سے زیادہ خدمت کرنا پسند فرماتیں۔ غرض بہت سے اوصاف حمیدہ کی مالک تھیں۔

غریبوں، یتیموں اور حاجت مندوں کے لئے اپنے دل میں خاص جگہ رکھتی تھیں۔ یوں تو سب سے خالہ جی پیار و محبت کا سلوک کرتی تھیں۔ مگر میرے ساتھ ان کا سلوک پیار و محبت کا سب سے بڑھ کر میں محسوس کرتی تھی۔ کیونکہ خاکسارہ کو جماعتی کاموں میں خدمت کی توفیق ملتی۔ عاجزہ نے دس سال تک بطور صدر لجنہ اماء اللہ جہلم شہر کے کام کو سرانجام دیا اب نائب صدر ہوں۔

جب میں ان سے ملاقات کرتی تو ان کا چہرہ مبارک گلاب کے پھول کی طرح کھل جاتا۔ میں عرض کرتی کہ خالہ جی جماعتی مصروفیات کی بناء پر دیر ہوگئی۔ اور پھر یہ شعر کہتی تھیں۔ بیٹی!

خدمت دین کو اک فضل الٰہی جانو
اس کے بدلہ میں کبھی طالب انعام نہ ہو

دوسری وجہ میرے ساتھ خاص پیار و محبت کی یہ تھی۔ کہ 1953ء کے ہنگاموں کے بعد میں اپنے محترم بزرگ والد صاحب (میر ظفر علی صاحب) کے احمدیت قبول کرنے کے بعد خود کتب سلسلہ کا مطالعہ کرنے کے بعد 1964ء میں بیعت کر کے خدا تعالیٰ کے خاص فضل و کرم کے ساتھ جماعت احمدیہ میں داخل ہوئی تھی۔

پھر خدا تعالیٰ نے بذریعہ خواب مجھے ہونے والے احمدی شوہر کا نام (عبدالحکیم) بھی بتا دیا تھا۔ میں چونکہ سب بہنوں سے بڑی تھی۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد مجھے طرح طرح کی تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ میں ایک سہارے کی تلاش میں تھی۔ گو میرے والد گرامی اور میرے بڑے بھائی خالد سلیم میر میر امشکل وقت میں ساتھ دیتے۔ میں خدا تعالیٰ کے حضور دردمندانہ دعائیں کرتی رفتہ رفتہ میں نے اپنی ایک بہن کو اپنے ساتھ لگا لیا جو مجھ سے ایک سال چھوٹی ہے۔ جس کا نام مبارکہ انجم بٹ ہے (آج کل وہ بھی وزیر آباد کی صدر لجنہ اماء اللہ کے عہدہ پر فائز ہیں)

میری بہن بھی سلسلہ احمدیہ کی کتب میں دلچسپی لینے لگی اور پھر ہم دونوں بہنوں نے ارادہ پکا کیا۔ کہ اب ربوہ جا کر ہم بیعت ضرور کریں گی۔ مخالفت بڑی زوروں پر تھی۔ کئی بار حضرت مسیح موعود خواب میں ملے اور یہی تسلی دیتے کہ بیٹی پریشان نہ ہو۔ سب معاملہ ٹھیک ہو جائے گا۔ میں نے اور میری بہن مبارکہ انجم نے اپنے ابا جان کے ہمراہ 1964ء کے جلسہ سالانہ پر جا کر بیعت کر لی۔ ان بابرکت ایام سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور خواب میں ربوہ کا نظارہ جو دیکھا ویسے ہی ربوہ کو پایا۔ خدا تعالیٰ نے ہمیشہ مجھے احمدیت پر ثابت قدم رکھا۔

خالہ جی کی بیٹی بشریٰ صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ:-

''میری امی جان حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی کی پوتی اور حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب کی منجھلی بیٹی تھیں۔ جنہیں اپنے بزرگ ابا جان کی آخری دم تک خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ امی جان کی صورت اور عادات اپنے بزرگ ابا جان سے بہت ملتی جلتی تھیں۔ حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب کی وجہ سے پاک فوج کی پنجاب رجمنٹ میں گئے۔ امی جان کی پیدائش بھی پونا میں ہوئی۔

امی جان کو کثرت سے سچی رویا آتی تھیں۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی وفات کی خبر ملی۔ تو امی جان کی بھی بڑی خواہش تھی۔ کہ کاش میں بھی آخری دیدار کرنے جا سکتی۔ ان دنوں میرے نانا جان حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب بعارضہ دل کی تکلیف کے بیمار تھے۔ امی جان دن رات ان کی خدمت میں لگی ہوئی تھیں۔ انہیں چھوڑ کر نہیں جا سکتی تھیں۔ اسی خیال میں سوچتے سوچتے نیند آ گئی۔ تو خواب میں دیکھتی ہیں کہ میں ربوہ پہنچ گئی ہوں۔ سب سے پہلے ایک جوان نہایت خوش الحانی سے قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے۔ اس کے بعد آواز آتی ہے خلیفہ کا انتخاب ہو رہا ہے۔ پھر آواز آتی ہے۔

مرزا ناصر احمد صاحب خلیفہ بن گئے ہیں

آواز صاف اور واضح تھی۔ اسی لمحہ آنکھ کھل گئی۔ صبح اٹھتے ہی اپنے بزرگ ابا جان کو خواب سنائی۔ آپ نے فرمایا نہایت مبارک خواب ہے۔ لکھ لو۔ جب احباب جماعت ملنے آئے اور خبر ملی۔ کہ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفہ بن گئے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا ہمیں تو زبیدہ نے صبح اٹھتے ہی اپنی خواب سنا دی تھی۔ کہ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفہ بن گئے ہیں۔

امی جان کو زندگی میں ایک بار بیت الحمد کے ساتھ منسلک گھر میں رہتے ہوئے بیت الحمد جہلم میں اعتکاف بیٹھنے کا موقع ملا۔

29ویں روزے نماز فجر سے قبل لیلۃ القدر دیکھی۔ اور ساتھ ہی کشفی حالت میں کھلی آنکھوں سے اپنے بزرگ ابا جان حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب کا دیدار ہوا۔

اب امی جان کی تحریر ہے۔ 9ویں روزے سحری کے وقت جب کہ کمرے میں اندھیرا تھا۔ اچانک میری آنکھ نہایت تیز سفید روشنی سے کھل گئی۔ روشنی اتنی زیادہ سفید تھی۔ کہ مجھے اپنے چاروں طرف سوائے سفید روشنی کے اپنے پاس پڑی کوئی چیز دکھائی نہیں دی۔ اس سفید روشنی میں لمحہ بھر کے لئے میرے بزرگ ابا جان کا نورانی چہرہ نمودار ہوا۔ ہاتھ میں چٹ لگی ہوئی نئی فوجی جرابوں کا جوڑا ہے۔ مجھے پکڑا دیتے ہیں۔ اس کے بعد روشنی کے ساتھ ہی بزرگ ابا جان کا چہرہ بھی غائب ہو جاتا ہے۔ اور میرے کمرے میں پھر پہلے جیسا اندھیرا ہو جاتا ہے۔ اسی گھر میں ایک دفعہ خواب میں دیکھا۔ آواز آتی ہے (تم کامل نیکی کو حاصل نہیں کر سکتے جب تک کہ اس میں سے خرچ نہ کرو جس مال سے تم محبت کرتے ہو)

صبح اٹھ کر اپنا سارا زیور بیت الحمد جہلم میں بطور صدقہ دے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے صدقہ قبول کیا۔ جلد ہی ایک پریشانی معجزانہ طور پر دور ہوگئی۔

حضرت مولانا برہان الدین صاحب جہلمی

امی جان نے ایک واقعہ بتایا کہ یہ واقعہ ان کے ابا جان حضرت مولوی عبدالمغنی صاحب نے بتایا کہ ان کے والد صاحب حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی بہت نڈر انسان تھے۔ سچی گواہی دینے سے کبھی دریغ نہ کرتے۔ خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرتے۔ ایک دفعہ جہلم شہر کا ایک آدمی فوت ہو گیا۔ ان دنوں ڈاکٹر کم ہوتے تھے۔ اکثر لوگ حکیموں کو بلاتے تھے۔ میرے والد صاحب کو لوگ بلا کر لے گئے۔ آپ نے دیکھتے ہی کہا۔ یہ آدمی ہیضہ سے ہرگز فوت نہیں ہوا۔ اسے کھانے میں زہر ملا کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ کمرے میں ایک خاص قسم کے زہر کی بو آ رہی تھی۔ پھر اس شخص کی نشان دہی کی۔ جس نے زہر دیا تھا۔ جب اس آدمی کا پوسٹ مارٹم ہوا۔ تو اس زہر کا پتہ چلا۔ بعد میں زہر دینے والا شخص پکڑا گیا۔ جس کی نشان دہی کی تھی۔ لوگوں نے والد صاحب کو آ کر کہا۔ آپ نے اس شخص کے خلاف گواہی دی ہے۔ وہ بہت سخت ہے۔ کہہ رہا ہے جب میں قید سے چھوٹ کر آؤں گا تو مولوی برہان الدین کی خبر لوں گا۔ آپ نے سن کر فرمایا۔ کہ قید سے چھوٹ کر آئے گا تو خبر لے گا۔ چند دنوں کے بعد فیصلہ ہو گیا۔ اور اس شخص کو پھانسی کی سزا ہو گئی۔

امی جان نے اپنے بزرگ دادا جان حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی کا ایک اور واقعہ بتایا کہ ایک دفعہ ان کے محلہ میں ایک نجومی آیا۔ جو لوگوں کو ان کی قسمت بتاتا پھرتا تھا۔ مولوی صاحب نے اس کا انسداد کرنا چاہا۔ اور ارادہ کیا کہ کس طرح اس کی کرکری کی جاوے تاکہ یہ آنا جانا چھوڑ دے۔ ایک دن مولوی صاحب جن کا قد و قامت بڑا نہ تھا۔ چادر اوڑھ کر بیٹھ گئے۔ اور اس کو اپنا ہاتھ دکھا کر کہا کہ میری قسمت دیکھ کیسی ہے۔ نجومی نے انہیں عورت سمجھ کر کہا کہ تیری قسمت بہت خراب ہے۔ تیرے خاوند نے جو باہر گیا ہوا ہے۔ دوسری بیوی کر لی ہے۔ انہوں نے رونی صورت بنا کر الحاح سے کہا۔ کہ پھر تو ہی کوئی تدبیر بتا کہ اب میں کیا کروں۔ اور میری یہ گردش کس طرح دور ہو۔ اس نے کچھ کپڑا مانگا۔ کہ یہ دیدے تو جلدی آ جائے گا۔ ورنہ اس کا ارادہ آنے کا بالکل نہیں ہے۔ اس پر مولوی صاحب نے جھٹ منہ سے کپڑا ہٹایا اور لمبی سی داڑھی دکھا کر............ اور اس کے ہاتھ کو پکڑ کر کہنے لگے۔ کہ کیا اب اس نے آنا ہی نہیں۔ یہ حالت دیکھ کر وہ نجومی ایسا شرمندہ ہوا۔ کہ پھر کبھی اس محلہ میں نہ آیا۔

امی جان نے بتایا کہ حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمی نے اپنی تمام عمر میں اپنی جائیداد کتب خانہ تیار کیا۔ سب سے بڑی دولت جو آپ کے ذریعہ جماعت کے حصہ میں آئی وہ جہلم شہر کی احمدیہ بیت الذکر ہے جو خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی بیوت الذکر کے برابر ہے۔

امی جان اخبار الفضل کا مطالعہ باقاعدگی سے کرتی تھیں۔ صحت کمزور ہونے کے باوجود اخبار الفضل سننے کی بجائے خود پڑھنا پسند کرتیں درثمین اور کلام محمود کا مطالعہ بھی اکثر کرتیں۔ وفات سے چند ماہ قبل جب چڑھنے سے پیر آنے لگے تو اخبار پڑھنا بند کی۔ مگر دلی

باقی صفحہ 4 پر

تبصرہ

ہمارا رہبر

سیدیوسف سہیل شوق نمبر

ایڈیٹر: راحت آصف شاہ صاحبہ
پرنٹر: طارق محمود پانی پتی، بلیک ایرو پرنٹرز لوئر مال لاہور
مقام اشاعت: بسطامی روڈ، سمن آباد لاہور
صفحات: 208 (حصہ اردو)، 16 (حصہ انگریزی)

مکرم یوسف سہیل شوق صاحب کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ جماعت کی صحافتی تاریخ کا یہ درخشاں ستارہ روزنامہ الفضل میں تقریباً ربع صدی کا تاریخی دور گزار کر اس جہاں سے رخصت ہوا۔ روزنامہ الفضل میں آپ کے بارے میں آپ کے رفقاء اور عزیز واقارب نے بہت لکھا اور اپنے اپنے انداز میں ان سے محبت و یگانگت کا اظہار کیا۔ شوق صاحب کے خاندان کا نمائندہ رسالہ "ہمارا رہبر" ہر سال باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے امسال اس مؤقر رسالہ کی اشاعت کے تمام اوراق کو شوق صاحب کے نام وقف کر کے یوسف سہیل شوق نمبر جیسی قیمتی دستاویز کی شکل دی گئی ہے۔ جس میں آپ کی زندگی کے تقریباً تمام پہلوؤں کو خوبصورتی اور مہارت سے احاطہ تحریر میں لایا گیا ہے۔ شوق صاحب کی قیمتی تصاویر نے اس نمبر کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ ہمارا رہبر کے اس نمبر کو درج ذیل تین حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:-

1۔ شوق صاحب کی نظم ونثر کا انتخاب
2۔ روزنامہ الفضل میں شائع ہونے والے مضامین
3۔ آپ کے عزیز واقارب کے تاثرات اور قلبی نگارشات

محترم شوق صاحب نے بطور نثر نگار بہت شہرت پائی۔ لیکن کم افراد کو علم ہے کہ وہ جتنے مشاق اور بے ساختہ نثر نگار تھے اتنے ہی شستہ مزاج شاعر بھی تھے۔ اور شاعری کا دائرہ صرف نظم وغزل تک ہی محدود نہ تھا بلکہ حمد، نعت اور دینی موضوعات تک پھیلا ہوا تھا۔ قرآن کریم سے محبت اور اس کی برکات کا تذکرہ کرتے ہوئے اپنی نظم میں کہتے ہیں۔

جب نور صبح دیکھوں قرآں کو ہاتھ لے کر
اک ایک لفظ اس کا دل کے قریب پاؤں

کتنوں کے دل کی راحت یہ ہے کلام رحماں
اے شوق زندگی بھر پیغام یہ سناؤں

اس نمبر میں شوق صاحب کے ان اہم مضامین کی لسٹ بھی شامل ہے جو روزنامہ الفضل میں شائع ہوتے رہے۔ اس کے علاوہ آخری حصہ میں بعض احباب نے انگریزی میں مضامین بھی تحریر کئے ہیں۔ اس کامیاب نمبر کی اشاعت پر اللہ تعالیٰ ایڈیٹر اور ان کی تمام ٹیم کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ جنہوں نے شوق صاحب کی زندگی کے اہم حصوں کا تذکرہ کر کے حق ادا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو مزید علمی تحقیقی امور سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

(ایف شمس)

مولی کا استعمال اور اس کے فوائد

یہ معدہ، بواسیر اور ذیابیطس کے لئے مفید ہے

مولی کا فارسی نام ترب، بنگلہ مولا، سندھی موری، عربی فجل انگریزی نام ریڈش ہے۔ مولی پاک وہند کی مشہور ومعروف ترکاری ہے۔ موسم گرما کے آخر میں اس کی کاشت ہوتی ہے۔ موسم سرما کے آتے ہی مولیاں بازار میں عام ملنا شروع ہو جاتی ہیں۔ جو سارا موسم ملتی رہتی ہیں۔ پہاڑی علاقہ میں ہر موسم میں ملتی رہتی ہے۔ اور اس کی کاشت ہوتی رہتی ہے۔ فوائد کے لحاظ سے سردی یعنی موسم سرما کی مولی زیادہ بہتر خیال کی جاتی ہے۔ ذائقہ قدرے تیز ہوتا ہے۔ نمک لگا کر کھائی جاتی ہے۔ مولی کا مزاج گرم تر درجہ دوم لیکن بعض اسے درست نہیں مانتے حکماء کا اس میں اختلاف ہے۔ جالینوس کے نزدیک یہ دوسرے درجہ میں گرم خشک ہے۔ مولی ریتلی زمین میں بڑی وزنی بھی ہو جاتی ہے۔ صحت مند مولی کا وزن نصف کلو تک ہوتا ہے۔ لیکن مولیاں بڑی بڑی وزنی بھی ہو جاتی ہیں۔ ایک سے دو تین کلو تک وزن ہو جاتا ہے۔ زیادہ وزنی مولی اندر سے اسفنجی صورت اختیار کر جاتی ہے۔ یعنی پھوگی ہو جاتی ہے۔ جس سے اس کی افادیت میں کمی ہو جاتی ہے۔ اس کی جڑ کے چھلکے میں پتوں کی نسبت گرمی زیادہ پائی جاتی ہے۔

مولی دو قسم کی ہوتی ہے۔ جنگلی و بستانی، مولی مدربول، مدرحیض کا سرریاح اور ہاضم غذا ہے۔ اسے سلاد کے طور پر کھانے سے کھانے کو جلدی ہضم کرتی ہے لیکن خود دیر سے ہضم ہوتی ہے۔ مولی کو غذا سے پہلے نہیں کھانا چاہئے۔ مولی بواسیر کے مریضوں کے لئے عمدہ چیز ہے۔ مولی کا زیادہ استعمال معدہ اور حلق کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اس لئے اسے نمک، شہد، سرکہ اور زیرہ سفید کے ساتھ استعمال کرنا چاہئے مولی کے پھل کو مونگرے کہتے ہیں۔ اسے بھی سبزی کے طور پر پکایا جاتا ہے۔ یہ سنگ گردہ مثانہ اور بواسیر کے لئے بہتر تصور کیا جاتا ہے۔

مولی میں کیمیائی تجزیہ سے حسب ذیل غذائی اجزاء پائے گئے ہیں۔ پانی 49.4%، پروٹینز 0.74%، روغنی حصہ 0.1%، نشاستہ وشکر 4.2% چونا 0.5%، فاسفورس 0.3%، لوہا 0.4% اور بھی کافی اجزاء اس میں پائے جاتے ہیں۔ مولی کا کدوکش کر کے مناسب مقدار کے ساتھ مرچ، نمک، زیرہ اور مصالحہ ڈال کر روٹی کے اندر لگا کر لذیذ پراٹھہ پکایا جاتا ہے۔ یہ جلدی ہضم ہو جاتا ہے۔ اور پیٹ کو نرم کرتا ہے۔

مولی کثرت سے استعمال کرنا مرض ذیابیطس کے لئے فائدہ مند ہے۔ مولی کے استعمال سے پیشاب میں شکر آنا بند ہو جاتا ہے۔ مولی چہرہ کی رنگت کو نکھارتی اور خوبصورت بناتی ہے۔ اگر مولی کا چھلکا چہرہ کی چھائیوں کے مقام پر ملیں تو چھائیاں دور کر کے چہرہ کو خوبصورت بنا دیتی ہے۔ حکماء مولی کا نمک تیار کرتے ہیں جو بہت سے امراض معدہ وجگر میں استعمال ہوتا ہے۔ مولی کا پانی بچھو پر ڈالا جائے تو بچھو مر جاتا ہے۔ بچھو کے کاٹے ہوئے ڈنک پر مولی کا پانی لگایا جائے تو درد فوراً بند ہو جاتا ہے۔ سنا ہے کہ مولی کا پانی ہاتھ کو لگا کر بچھو کو پکڑ لیں تو وہ ڈنگ نہیں مارتا بلکہ خود مر جاتا ہے (اس کا تجربہ کر کے نہیں دیکھا) مولی کے پتوں سے حشرات الارض بھاگ جاتے ہیں۔ تخم مولی جالی ہونے کی وجہ سے بیرونی طور پر چہرہ کی سیاہی جھائیں۔ برص کو دور کر کے چہرہ کا رنگ صاف کرنے کے لئے مناسب ادویات کے ہمراہ پیس کر ضماد کرتے ہیں۔ تخم مولی اچھے ابٹنوں کا جزو اعظم خیال کیا جاتا ہے۔

بینن میں فری میڈیکل کیمپس کا انعقاد

نیشنل ٹی وی میں کوریج اور جماعتی خدمات کا اعتراف

مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ بینن کی مرسلہ رپورٹ کے مطابق بینن میں TOI اور Kilibi کے مقامات پر فری میڈیکل کیمپ لگائے گئے۔ پہلا میڈیکل کیمپ مورخہ 26-اکتوبر 2002ء کو TOI کے مقام پر لگایا گیا اس کیمپ کے لئے احمدیہ میڈیکل سنٹر پورٹو نووو (Portonovo) کے انچارج مکرم ڈاکٹر عبدالوحید صاحب اور مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال Cotono کی قیادت میں پورٹو نووو سینٹر کے عملہ نے خدمات انجام دیں۔ نیز ایک آئی سپیشلسٹ بھی خاص طور پر کیمپ کے عملہ میں شامل کئے گئے۔

پورٹو نووو سے قریباً 450 کلومیٹر کا سفر کر کے ہمارے ڈاکٹر صاحبان وہاں پہنچے۔ دعا کے ساتھ یہ کیمپ شروع ہوا اور 7 گھنٹوں میں 650 مریضوں کا مفت علاج کیا گیا اور سات لاکھ فرانک کی ادویات انہیں دی گئیں۔ اس طویل سفر کے دوران مختلف مقامات پر احمدیہ احمدیہ کی آوازیں سنائی دی گئیں۔ TOI میں کیمپ کے تمام تر انتظامات وہاں کے خدام نے پہلے ہی بہت عمدہ طریق سے کئے ہوئے تھے۔

اس علاقہ کے بادشاہ اور علاقے کے اعلیٰ حکومتی افسران، گورنرز اور شعبہ صحت کے اعلیٰ افسران نے کیمپ میں آکر جماعت کی خدمت کو بے حد سراہا اور شکریہ ادا کیا۔

دوسرا میڈیکل کیمپ Killba کے مقام پر 27-اکتوبر 2002ء کو لگایا گیا۔ اس کیمپ میں 950 مریضوں کا علاج کیا گیا اور چھ لاکھ ساٹھ ہزار فرانک کی ادویات تقسیم کی گئیں کیمپ آٹھ گھنٹے جاری رہا۔

اس موقع پر علاقہ کے امام گورنمنٹ کے افسران ایڈمنسٹریٹر اور ان کے علاوہ King of Parakou بنفس نفیس کیمپ میں تشریف لے آئے اور جماعت کی اس خدمت پر بہت عمدہ خیالات کا اظہار کیا۔

اگلے دن بینن کے نیشنل T.V نے خبرنامہ میں 3 منٹ کی خبر نشر کی اور جماعت احمدیہ کی خدمات کا اعتراف کیا۔ اسی طرح بینن کے بڑے اخبارات میں جماعت کے اس اقدام کا خیر مقدم کیا گیا اور بادشاہوں، جماعتی احباب، عملے کے اراکین اور مریضوں کے تبصرے شائع کئے۔ (سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

خدمت خلق کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ. اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

مکرم سید سجاد احمد صاحب کی وفات

معروف مضمون نگار اور مصنف مکرم سید سجاد احمد صاحب ابن مکرم سید علی احمد شاہ صاحب انبالوی مورخہ 19 اور 20 جنوری 2003ء کی درمیانی شب 76 سال کی عمر میں ربوہ میں انتقال کر گئے۔ 20 جنوری بعد نماز عصر بیت المہدی گولبازار میں مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب صادق ناظم وقف جدید نے آپ کا جنازہ پڑھایا اور عام قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم میجر (ر) شاہد احمد سعدی صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے دعا کروائی۔ آپ نے پسماندگان میں دو بیویاں پہلی بیوی سے ایک بیٹا اور پانچ بیٹیاں اور دوسری بیوی سے ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ تصنیف و تالیف کا ذوق رکھتے تھے اور جماعتی اخبارات و رسائل میں مضمون نگاری کیا کرتے تھے۔ ''ایک مبارک نسل کی ماں'' اور سیرت حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ پر مشتمل کتاب ''دختِ کرام'' آپ کی یادگار ہیں۔ حروف ابجد پر مبنی آپ کا مقالہ فضل عمر فاؤنڈیشن سے انعام یافتہ ہے۔ جماعتی اخبارات و رسائل کے ساتھ بھی وابستہ رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت کرے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم منیر احمد صاحب ولد مکرم محمد عبداللہ صاحب چک نمبر 89 ج ب رتن ضلع فیصل آباد حال مقیم ربوہ بعمر 65 سال مورخہ 19 جنوری 2003ء وفات پا گئے۔ دوسرے روز ان کی نماز جنازہ احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی۔ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم میاں مبارک احمد صاحب دارالرحمت ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحوم نے اہلیہ کے علاوہ سات بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کریں۔

قرارداد تعزیت

جملہ اراکین عاملہ و قائدین مجالس ضلع لاہور نے مکرم چوہدری منور علی صاحب قائد ضلع لاہور کے والد مکرم چوہدری سلطان علی صاحب آف سلطان پورہ لاہور کی وفات پر اظہار تعزیت کیا اور قرارداد میں مرحوم کے اوصاف بیان کئے ہیں کہ وہ ایک پر جوش داعی الی اللہ، مخلص اور دعا گو بزرگ تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل اور ان کی نیک یادوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ولادت

مکرم مبشر احمد صاحب 127/A ناصر آباد غربی ربوہ حال مقیم سپین کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 22 دسمبر 2002ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بچی کا نام ''امۃ المصور احمد'' عطا فرمایا ہے۔ جو کہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچی مکرم ملک مختار احمد صاحب ناصر آباد غربی کی نواسی ہے اور مکرم عبدالحق صاحب مرحوم ناصر آباد غربی کی پوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔

تقریب شادی

مکرم ریحان حلیم ڈوگر صاحب ابن مکرم عبدالحلیم طیب صاحب قائد دعوت الی اللہ و ریجنل قائد مجلس انصاراللہ کینیڈا کی تقریب شادی مورخہ 22 دسمبر 2002ء کو مسی ساگا کینیڈا میں ہمراہ مکرمہ عطیہ حکیم صاحبہ بنت مکرم عبدالحکیم ڈوگر صاحب منعقد ہوئی۔ اگلے روز ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ رخصتی اور ولیمہ دونوں مواقع پر مکرم مولانا نسیم مہدی صاحب امیر و مشنری انچارج کینیڈا نے دعا کروائی۔ دولہا و دلہن دونوں حضرت ماسٹر چراغ محمد صاحب ابن حضرت امیر بخش صاحب آف کھارا رفقاء حضرت مسیح موعود کی اولاد میں سے ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم قاری حافظ مسرور احمد صاحب مربی سلسلہ استاذ مدرسۃ الحفظ شکور پارک ربوہ اطلاع دیتے ہیں کہ خاکسار کی تایا زاد بہن محترمہ ثمینہ ناصر صاحبہ دختر مکرم ناصر احمد بھنڈر صاحب (انکم ٹیکس کالونی سٹلج بلاک) علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بعمر 26 سال مورخہ 17 جنوری 2003ء کو وفات پا گئی ہیں۔ مورخہ 18 جنوری 2003ء کو مکرم محمد یونس خالد صاحب مربی سلسلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد وان کی تدفین ہانڈو گوجر احمدیہ قبرستان میں ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم رانا مبارک احمد صاحب صدر حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن و محاسب جماعت احمدیہ لاہور نے دعا کروائی۔ محترمہ ثمینہ ناصر صاحبہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی پوتی تھیں۔ نیک اور مہمان نواز تھیں۔ احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے والدین اور بہن بھائیوں کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ اور مرحومہ کے درجات بلند کرے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

پاکستانی درخواست پھر مسترد امریکہ نے ایک بار پھر امریکہ میں مقیم پاکستانی باشندوں کو رجسٹریشن کے وقت لازمی قانون سے مستثنیٰ قرار دینے کی درخواست مسترد کر دی ہے اور کہا ہے کہ تمام فیصلے اپنی سلامتی کیلئے کرتے ہیں۔ ہمارے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ امریکہ میں کون مقیم ہے۔ امیگریشن کے قانون کا عقدات رکھنے والوں کو ڈرنے کی ضرورت نہیں۔

قطب مینار پر حملہ سینکڑوں انتہا پسند ہندوؤں نے نئی دہلی کے نواح میں واقع قطب مینار کے احاطے میں قائم مسجد پر ہلہ بول دیا۔ اور مسجد کی دیوار میں لگی ہوئی مورتی کی پوجا کی کوشش کی۔ 120 ہندوؤں کو گرفتار کر لیا گیا۔ علاقے میں کشیدگی پھیل گئی ہے۔

کویت میں امریکی ہلاک کویت میں امریکہ کے سب سے بڑے فوجی اڈے کے قریب امریکیوں پر حملہ کر کے ایک کو ہلاک جبکہ دوسرے کو زخمی کر دیا گیا ہے۔ دونوں امریکی اڈے سے نکلے اور ٹریفک سگنل پر تھے کہ حملہ آوروں نے جھاڑیوں سے نکل کر گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔

بھارتیوں کی بھی رجسٹریشن کا حکم 25 مسلم ممالک اور شمالی کوریا کے علاوہ اب بھارت نیپال اور سری لنکا کے باشندوں کو بھی امریکی قوانین کے تحت مئی یا جون میں رجسٹریشن کروانا ہوگی۔ امریکی ترجمان نے کہا ہے کہ رجسٹریشن قانون مسلم ممالک کے باشندوں تک محدود نہیں اس کا اطلاق مرحلہ وار دنیا کے تمام ملکوں کے باشندوں پر ہوگا۔

مخلوط تعلیم غیر اسلامی افغانستان کی سپریم کورٹ کے چیف جسٹس فضل حاجی نے مخلوط تعلیم کو غیر اسلامی قرار دیتے ہوئے عمل درآمد کیلئے کابل کے گورنر کو احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں۔ کیبل نشریات پر بھی پابندی عائد کر دی گئی ہے۔

افغانستان میں طالبان کے قوانین بحال

گورنر ہرات نے خواتین سے متعلق طالبان کے قوانین بحال کر دیئے ہیں۔ خواتین کے برقعہ کے بغیر سکول آنے پر پابندی ہوگی۔ مرد اساتذہ خواتین سکولوں میں نہیں جا سکیں گے۔ قوانین کی خلاف ورزی کرنے والی طالبات اور خواتین کو سکولوں سے نکال دیا جائے گا۔

عراق کے اندرونی معاملات سعودی عرب کے ڈائریکٹر آف انٹیلی جنس شہزادہ نائف نے کہا ہے کہ سعودی حکومت عراق کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کرے گی۔ عراق میں بغاوت کی حوصلہ افزائی کرنے کیلئے اعلیٰ عراقی جرنیلوں کو ملک میں پناہ کی پیشکش نہیں کی۔

سردی سے مزید ہلاکتیں بھارتی ریاست اترپردیش میں سردی کی شدت سے مزید 34 افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ یہاں سردی سے مرنے والوں کی تعداد 434 ہو گئی ہے۔ کانپور سمیت اترپردیش کے کئی مقامات پر نارمل سے کم درجہ حرارت کے سبب عام زندگی بری طرح مفلوج ہو گئی ہے۔ پٹنہ میں انتظامیہ نے تیسری بار تعلیمی ادارے بند رکھنے کی ہدایت کی ہے۔

چین اور برازیل میں 38 ہلاک برازیل میں دو گاڑیوں کے تصادم میں 22 افراد ہلاک اور 7 زخمی ہو گئے۔ دریں اثناء چین میں ایک کان میں ہونے والے دھماکہ سے 16 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

20 لاکھ حجاج سعودی عرب نے کہا ہے کہ اس نے 20 لاکھ سے زائد حجاج کرام کی سلامتی کے حوالے سے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں۔ کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کیلئے سعودی فوج پوری طرح چوکس ہے۔

مکہ کولا یورپی مسلمانوں میں مقبولیت کے بعد مکہ کولا نامی مشروب بنانے والوں نے مشرق وسطیٰ میں اسے متعارف کروانے کے لئے دوبئی میں چالیس لاکھ بوتلیں تیار کرنے کا معاہدہ کر لیا ہے۔ یہ مشروب امریکی کوکا کولا کے متبادل تیار کیا گیا ہے۔

مختلف زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم

سعودی عرب کے فرمانروا شاہ فہد نے قرآن کریم کی دو لاکھ جلدوں کی طباعت کے احکام جاری کئے ہیں قرآن کریم کی یہ جلدیں انگریزی، فارسی، تامل، بنگالی، ترکی، جرمن ملایشین اور فلپائنی زبانوں میں ترجمے کے ساتھ شائع کی جائیں گے۔ طباعت کا سارا عمل مدینہ میں ہوگا۔ بعد ازاں یہ جلدیں مختلف وزارتوں اور کراچی واشنگٹن، روم، بون، اوٹاوا اور میڈرڈ سمیت متعدد سعودی قونصل خانوں میں پہنچائی جائیں گی۔ علاوہ ازیں بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کو بھی قرآن کریم کی جلدیں فراہم کی جائیں گی۔

برفانی تودہ گرنے سے 17 ہلاک کینیڈا میں لوگ سکیئنگ کر رہے تھے کہ برفانی تودہ گرنے سے 7 امریکیوں سمیت 17 افراد ہلاک ہو گئے۔ 12 کو زندہ بچا لیا گیا۔

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعرات	23 جنوری	زوال آفتاب :	12-20
جمعرات	23 جنوری	غروب آفتاب :	5-36
جمعہ	24 جنوری	طلوع فجر :	5-39
جمعہ	24 جنوری	طلوع آفتاب :	7:05

پاکستانیوں سے نرمی برتی جائے وزیر خارجہ

خورشید قصوری نے امریکی وزیر خارجہ کولن پاول سے نیویارک میں غیر رسمی ملاقات کی ہے۔ پاول سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے امریکہ میں مقیم پاکستانیوں کی رجسٹریشن کا معاملہ اٹھایا اور کہا کہ پاکستانی شہریوں سے کچھ انتظامی نرمی برتی جائے۔ قبل ازیں انہوں نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان سے ملاقات کی جس میں کوفی عنان نے یقین دلایا کہ وہ مسئلہ کشمیر کے حل کیلئے ہر ممکن تعاون کریںگے۔ اس موقع پر خورشید قصوری نے کوفی عنان سے کہا کہ وہ جنوبی ایشیا میں کشیدگی کے خاتمے اور کشمیر سمیت تمام تصفیہ طلب امور کے پر امن حل کیلئے پاک بھارت مذاکرات شروع کرنے کیلئے اپنا اثر ورسوخ استعمال کریں۔ کوفی عنان نے ان کو اپنی مدد کا یقین دلایا۔ قصوری نے کوفی عنان کو خطے کی تازہ ترین صورتحال، کشیدگی کے خاتمے اور قیام امن کیلئے پاکستان کی کوششوں سے آگاہ کیا۔ اس ملاقات میں عراق کے بحران اور جنگ ختم کرنے کے بارے میں بھی غور کیا گیا۔

پاکستان ہر قسم کی دہشت گردی کے خلاف ہے

پاکستان میں متعین امریکی سفیر نینسی پاول نے کوئٹہ میں وزیر اعظم میر ظفر اللہ جمالی سے ملاقات کی۔ وزیر اعظم نے امریکی سفیر کو بلوچستان کے دورے پر خوش آمدید کہا اور ان کو ایک قیمتی قالین تحفۃً پیش کیا۔ ملاقات کے دوران دہشت گردی سمیت باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ وزیر اعظم نے کہا کہ پاکستان ہر قسم کی دہشت گردی کے خلاف ہے اور وہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں بین الاقوامی برادری کا بھرپور انداز سے ساتھ دے رہا ہے۔

تیل ذخیرہ کرنے اور فراہمی کی حکمت عملی

اقتصادی رابطہ کمیٹی نے ملک کی مجموعی اقتصادی صورتحال سمیت مختلف معاملوں کا تفصیل سے جائزہ لیا۔ کمیٹی کا اجلاس اسلام آباد میں ہوا۔ خزانے اور اقتصادی امور کے لئے وزیر اعظم کے مشیر شوکت عزیز نے صدارت کی۔ اجلاس میں عراق پر ممکنہ حملے کی صورت میں تیل ذخیرہ کرنے اور فراہمی کی حکمت عملی وضع کی گئی۔ اس کے علاوہ اجلاس میں پی آئی اے کو جدید بنانے کیلئے 15- واپسی 14 کروڑ روپے کے سرٹیفکیٹ کے اجراء کیلئے حکومتی گارنٹی فراہم کرنے کی منظوری دی گئی۔

فرنٹیئر کور بلوچستان کو امریکی گاڑیوں اور آلات کی فراہمی

پاکستان میں متعین امریکی سفیر نینسی پاول نے کہا ہے کہ امریکہ اور پاکستان کے درمیان بارڈر سیکیورٹی پروگرام سے بلوچستان پر فوری طور پر مثبت اثرات پڑیں گے۔ یہ بات انہوں نے فرنٹیئر کور بلوچستان کے ہیڈ کوارٹرز میں ایک تقریب سے خطاب کے دوران کہی۔ تقریب میں امریکی سفیر نے سرحدوں کی نگرانی کو موثر بنانے کیلئے فرنٹیئر کور کو جدید گاڑیاں اور دیگر آلات فراہم کئے۔ ان آلات کی مدد سے فرنٹیئر کور بلوچستان صوبے بھر میں کمیونی کیشن کے جدید نظام سے منسلک ہوگی۔ یہ گاڑیاں امریکہ کی جانب سے پاکستان کو فراہم کی جانے والے 73 ملین ڈالر کے پروگرام کا حصہ ہیں جو امریکہ پاکستان کو اپنی سرحدیں محفوظ بنانے کیلئے فراہم کر رہا ہے۔

امریکہ نے رجسٹریشن کے خاتمہ کی پاکستانی درخواست مسترد کر دی امریکی وزیر خارجہ

کولن پاول نے پاکستان کی اس درخواست کو مسترد کر دیا ہے جس میں امریکہ میں مقیم پاکستانی تارکین وطن کو امیگریشن دفاتر میں اندراج سے مستثنیٰ قرار دینے کی درخواست کی گئی تھی۔ اخبار نویسوں سے گفتگو کے دوران انہوں نے اس تاثر کو دور کرنے کی کوشش کی کہ رجسٹریشن کے نام پر پاکستانی تارکین وطن کو تنگ کیا جارہا ہے۔ تاہم انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ اندراج لازمی قرار دینے سے منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں انہوں نے کہا کہ ہر کسی کو یہ تسلیم کرنا چاہئے کہ ہمارے لئے امریکی سرحدوں کی حفاظت لازمی ہے جس کیلئے یہ جاننا ضروری ہے کہ امریکہ میں کون مقیم ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ میں مقیم جن افراد کے پاس امیگریشن سے متعلق قانونی کاغذات ہیں انہیں ڈرنے کی ضرورت نہیں۔

سینٹ الیکشن لڑنے کی مشروط اجازت

سپریم کورٹ نے عام انتخابات میں ہارنے والے مزید 10 سیاستدانوں کو سینٹ الیکشن لڑنے کی عبوری اجازت دے دی ہے۔ ان میں مسلم لیگ ق کے 5 مسلم لیگ ن کے 2 اور بی این پی اے این پی پیپلز پارٹی کا ایک ایک امیدوار شامل ہے۔

امریکہ پاکستان سے مدد نہیں مانگے گا

صدر جنرل مشرف کے ترجمان میجر جنرل راشد قریشی نے کہا ہے کہ عراق پر ممکنہ حملے کے تحت ہم نے امریکہ پر واضح کر دیا ہے کہ پاکستان صرف اقوام متحدہ کی قراردادوں کا احترام کرے گا مسئلے کا سفارتی حل تلاش کیا جانا چاہئے۔ امریکہ عراق پر حملے کی صورت میں پاکستان سے مدد نہیں مانگے گا۔ ہم نے واضح کر دیا ہے کہ ہم پہلے ہی بہت کچھ کر چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ صدر جنرل مشرف جب تک ملک کے مفاد میں ہوا آرمی چیف رہیں گے۔ ملکی مفاد کی خاطر وہ کسی قربانی سے گریز کرنے والے نہیں ہیں

امن عامہ اور تعلیم کے شعبوں میں اہم فیصلوں کا اعلان

وزیر اعلیٰ پنجاب نے لاہور میں امن عامہ اور تعلیم کے شعبوں میں بعض اہم فیصلوں کا اعلان کیا ہے ان فیصلوں میں پنجاب بھر میں ٹریفک پولیس کو موٹر وے پولیس کے برابر تنخواہیں اور مراعات دینے کا اعلان کیا ہے۔ اس کے علاوہ طالبات کی شرح خواندگی میں اضافے کی غرض سے بچیوں کیلئے خصوصی وظائف کے اجراء کے اقدامات بھی شامل ہیں۔

پنجاب کے ساڑھے 22 ہزار سکولوں میں بجلی نہیں

محکمہ تعلیم پنجاب کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ صوبہ پنجاب کے 22 ہزار 5 سو 67 سکولوں میں بجلی کی سہولت میسر نہیں ہے۔ ان سکولوں میں تعلیم حاصل کرنے والے بچے گرمیوں میں بغیر پنکھوں اور سردیوں میں روشنی کم ہونے کی وجہ سے اندھیرے میں پڑھتے ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ پنجاب میں بغیر بجلی کے 4117 مدرسے، 14716 پرائمری سکول، 1871 مڈل سکول، 1715 ہائی سکول اور 148 ہائر سیکنڈری سکول کام کر رہے ہیں۔ ان میں 11704 سکول لڑکوں اور 10863 لڑکیوں کے ہیں۔ پنجاب حکومت کو شعبہ تعلیم میں اہم فیصلوں کے دوران پنجاب کے ان سکولوں کے مسائل کو بھی مدنظر رکھنا چاہئے۔

کراچی اور لاہور کی سٹاک مارکیٹیں کریش

ملک کی دونوں بڑی سٹاک مارکیٹیں کراچی اور لاہور حب پاور کمپنی کی جانب سے ششماہی منافع نہ دینے اور خلیج کی جنگ کے متوقع اثرات کے باعث کریش ہوگئیں اور بڑے بڑے سرمایہ کاروں نے شیئرز آف لوڈ کرنا شروع کر دیئے جس سے مارکیٹ میں شدید نقصان کا سامنا ہے۔ اس نقصان کی وجہ سے دونوں مارکیٹوں سے تقریباً 127- ارب کا سرمایہ نکل گیا ہے۔

عالمی بنک اور آئی ایم ایف کے مشورے

عالمی بنک اور آئی ایم ایف کے حکام نے وفاقی حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ واپڈا اور کے ای ایس سی سمیت پبلک سیکٹر کے مختلف اداروں کے سالانہ ایک کھرب روپے کے خسارے کو تین سال کے عرصہ میں زیرو سطح پر لایا جائے۔ اس سے بجٹ خسارہ خود بخود آئی ایم ایف کے مقرر کردہ ہدف سے بھی کم سطح پر آ سکتا ہے۔ اس سلسلہ میں ان اداروں کی رائے ہے کہ حکومت مالی وسائل اور اخراجات میں اس طرح توازن قائم کرے کہ پہلے سال میں 50- ارب روپے کے خسارے کی کمی ہو دوسرے دو سالوں میں 25، 25 ارب روپے کی کمی کی جائے۔ ان اداروں نے پاکستان کے پچھلے دس سالوں کے اقتصادی حالات کے بارے میں ایک جامع رپورٹ کی تیاری بھی شروع کر دی ہے۔

کاموکی کے نزدیک حادثہ 10 ہلاک

کاموکی کے نزدیک بس اور ویگن کے تصادم میں 10 افراد ہلاک اور 14 زخمی ہو گئے۔ ویگن لاہور سے گوجرانوالہ جارہی تھی مخالف سمت سے آنے والی بس سے ٹکرا گئی۔ حادثہ گاڑی کے اچانک یوٹرن لینے سے ہوا۔

خودکشی کے واقعات میں اضافہ

پاکستان میں ہر سال خودکشی کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے۔ 2002ء میں 3475 خودکشی کرنے کی کوشش کے مقدمات درج ہوئے جبکہ 2001ء میں 2386 مقدمات رجسٹر ہوئے تھے۔ 2002ء میں 2590- افراد کی خودکشی کی کوشش کامیاب ہوئی۔ مرنے والوں میں 2151 مرد، 113 عورتیں 192 لڑکے اور 134 لڑکیاں شامل ہیں۔ خودکشی کے اسباب میں سب سے نمایاں بیروزگاری، غربت اور عدم تحفظ کا احساس ہے۔ اس کے علاوہ گھریلو مسائل بھی اسباب میں شامل ہیں۔

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29